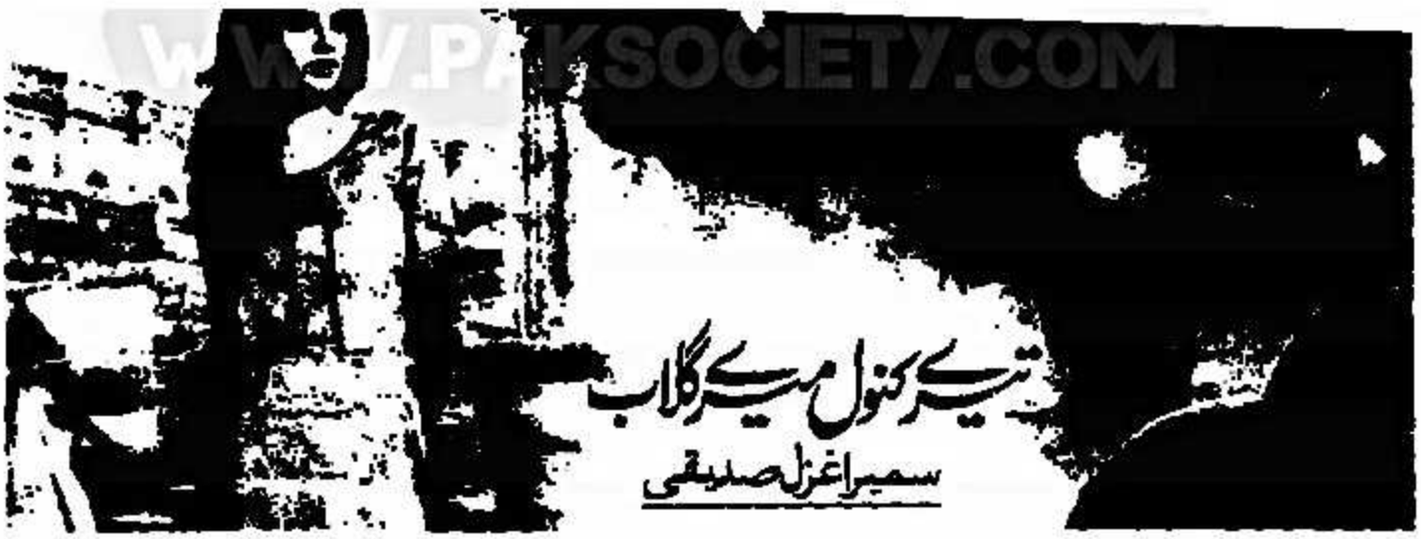

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تیرے کنول میرے گلاب

سمیرا غزل صدیقی

لینا ہے اس کی یاد سے مجھ کو بھی کچھ نہ کچھ
جیسے سنار راکھ یونہی چھانتا نہیں
دل کے معاملے میں بھلا کوئی کیا کرے
یہ تو بڑے بڑوں کو بھی گردانتا نہیں

پورا آسمان سیاہ بادلوں سے ڈھکا تیز ہوا کے سنگ نہایت خوف ناک و بھیانک منظر پیش کررہا تھا۔ گرمیوں کی اس بھیانک رات میں اردگرد کے ماحول سے بے نیاز وہ اپنے چھوٹے سے کمرے کی کھڑکی سے ٹیک لگائے ہوا کے سخت تھپیڑوں سے بے پروا اپنے سود و زیاں کے حساب کتاب میں مصروف تھی۔ دنیا میں حسن و ذہانت سے بڑی کوئی دولت نہیں ہوتی اور وہ بہت خوش نصیب تھی کہ خدا نے اسے حسن و ذہانت کی دولت سے مالا مال کیا تھا مگر حسن و ذہانت سے بڑھ کر بھی ایک دولت ہوتی ہے محبت..... یہ وہ دولت ہے کہ جس کے پاس نہ ہو وہ دنیا کی تمام دولتوں کے ہوتے ہوئے بھی اس کی جستجو میں دربدر بھٹکتا رہتا ہے اور اس سے بڑھ کر بدنصیب وہ شخص ہے کہ جس کے پاس محبت ہو اور پھر چھن جائے اس نے بھی فقط محبت کی خاطر اپنا سب کچھ تیاگ دیا تھا یوں کہ اب نہ واپسی کا سفر ممکن تھا نہ ان لمحوں کو ہمیشہ کے لیے بھلا پانا۔

"بس بھی کرو فریحہ! کب تک یوں خود کو سزا دو گی' پلیز سو جاؤ۔ بہت رات ہوگئی ہے۔" علیزہ اس کی چھوٹی بہن تھی مگر حد درجہ سمجھ دار اور سب سے بڑھ کر اس کی ہمدرد و غم گسار بھی۔

"سزا تو مل چکی ہے اب اس سے زیادہ کیا سزا دوں گی' میں بھلا خود کو۔" علیزہ کی بات پر مڑ کے اس نے دیکھا۔ آنکھوں میں گہری اداسی تھی رونا تو وہ کب کا بھول چکی تھی۔ رو رو کے اس کی آنکھیں خشک ہوچکی تھیں' بس ایک وحشت تھی جو اس کی ویران آنکھوں میں آن بسی تھی۔

"فریحہ! تمہیں تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں بچالیا مگر تم ہو کہ یوں خود کو ضائع کرنے پر تلی ہو۔" اس نے ایک بار پھر اسے سمجھانا چاہا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی فریحہ کھڑکی بند کرکے چادر لپیٹ کے لیٹ گئی۔ علیزہ اس کی حالتِ زار پر تاسف کرتی ہوئی صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئی تھی اسے اپنی اکلوتی بہن اور اس کی خوشیاں بہت عزیز تھیں اور وہ اس کے لیے کچھ بھی کرسکتی تھی۔

❁.....❁.....❁

"نکل جاؤ پلیز میرے گھر سے' میری زندگی سے۔ فریحہ! کیا کمی تھی میرے پیار میں میری چاہت میں' کس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چیز کی کمی تھی تمہیں اس گھر میں بولو...... جواب دو آخر کیوں کیا تم نے ایسا...... کیا تمہیں مجھ پر میری چاہت پر میرے خلوص پر یقین نہ تھا۔" آنکھوں میں حد درجہ وحشت لیے اس کا شوہر آزر اسے بُری طرح جھنجوڑ رہا تھا اور وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں لیے اس کے لہجے کی تلخی اس کی آنکھوں میں در آئی نفرت سے سراسیمہ تھی۔

"آزر مجھے سمجھنے کی کوشش کریں پلیز...... مجھے معاف کردیں۔" بُری طرح روتے ہوئے اس نے آزر کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔

"فریحہ! بس کرو کیا سمجھنے کی کوشش کروں میں بولو...... اگر آج میں وہاں صحیح وقت پر نہیں پہنچتا تو جانتی ہو تم کیا ہوتا' کس قدر نقصان ہوتا تمہارا اور میرا...... مجھے کچھ نہیں سننا ہے تم اس وقت یہاں سے چلی جاؤ اس سے پہلے کہ میں اپنے حواس مکمل کھو بیٹھوں اور کچھ غلط بول دوں۔" نیچے رکھے اسٹول کو غصے میں ٹھوکر مارتا ہوا وہ دھاڑ سے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔ اپنی زندگی کا یہ دروازہ اس نے فریحہ کے لیے بند کیا تھا ایک پل کے لیے تو اسے لگا تھا کہ اس کی سانس بند ہوجائے گی مگر نہ سانس رکی تھی نہ زندگی بس اس کا وجود ٹوٹ گیا تھا۔ سانسیں چل رہی تھیں مگر زندگی ساکن ہوگئی تھی اس کا حسن اس کی ذہانت بنا آزر کے کچھ بھی نہیں تھا۔ اس دن وہ چپ چاپ آنسو بہاتی ہوئی اپنی غلطیوں کا بوجھ لادے اپنے گھر آگئی تھی مگر خود کو وہیں چھوڑ آئی تھی۔

❁......❁......❁

آپ کے دہکے ہوئے جسم سے آنچ آتی ہے
دل کو گرماتی ہے جذبات کو بھڑکاتی ہے
آپ کے پاس جو آئے گا پگھل جائے گا
اس حرارت سے جو الجھے گا وہ جل جائے گا
آپ کا حسن وہ شبنم ہے جو شعلوں میں پلے
گرم خوشبوؤں میں تپتے ہوئے رنگوں میں ڈھلے
کس کا دل ہے جو سنبھالے سے سنبھل جائے گا
آپ کے پاس جو آئے گا پگھل جائے گا
ہونٹ ہیں یا کسی شاعر کی دعاؤں کا جواب
زلف ہے یا کسی ساون کے طلب گار کا خواب
ایسے جلوؤں کو جو دیکھے گا وہ جل جائے گا
آپ کے پاس جو آئے گا پگھل جائے گا
اس قدر حسن کسی ایک میں دیکھا نہ سنا
اس کا کیا کہنا جسے آپ نے ہم راز چنا
اس کی تقدیر کا عنوان بدل جائے گا
آپ کے پاس جو آئے گا پگھل جائے گا

وجاہت سے بھرپور محبت سے لبریز آواز میں زندگی کی اس حسین ترین رات میں وہ دھیرے دھیرے اس کی سماعتوں میں امرت گھول رہا تھا۔ اس نے مارے شرم کے اپنی سیاہ آنکھیں سختی سے بند کرلی تھیں اس ڈر سے کہ کہیں یہ حسین خواب ٹوٹ نہ جائے۔ آج بالآخر اس نے اپنی محبت اپنی متاع حیات آزر کو پالیا تھا۔

آزر نے اس کی تعریف میں حسین غزل پڑھ کے اس کے حسن کو سراہا تھا' پھر ہولے سے اس کا ہاتھ تھام کے مخملی ڈبیا میں سے ایک نازک سی گولڈن رنگ نکال کے اس کے ہاتھ میں پہنادی تھی۔

"مجھ سے وعدہ کرو فریحہ! تم ہمیشہ یونہی میرے ہم راہ رہوگی۔ زندگی کے ہر قدم پر ہر نشیب و فراز میں میرا ساتھ دوگی۔ تم تو جانتی ہو نہ کہ ابو کے انتقال کے بعد امی نے کن حالات کا سامنا کیا ہے کس طرح سے میری اور رمشاء کی پرورش کی ہے اور پھر سب سے بڑھ کر میری خوشی کے لیے میری محبت کی خاطر انہوں نے خالہ جانی کی ناراضگی مول لے کے میرا اور حرا کا رشتہ ختم کیا تاکہ میں خوش رہوں۔ فریحہ! چاہے کچھ بھی ہوجائے تم میری امی کو خدمت کرنا' ان کی حکم عدولی نہ کرنا' ہمیشہ ان کا خیال رکھنا۔ اپنے اخلاق سے سب پر واضح کردینا کہ تمہیں ہم سفر چن کے میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔"

شادی کی پہلی رات وہ اسے اپنی ماں کی تابعداری کا حکم دے رہا تھا اور وہ بھی جانتی تھی کہ ایسا ہی ہوگا سو اس نے بھی مسکراتے ہوئے سر جھکا دیا تھا۔ اس کا اقرار سن کے آزر بھی

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مطمئن ہوگیا تھا۔ دونوں نے محبتوں کے ہمراہ اپنی نئی زندگی کی شروعات کی تھی اس بات سے بے خبر کے قسمت کچھ اور ہی طے کیے بیٹھی ہے۔

❀......❀......❀

آنے والے چند ہی دنوں میں فریحہ کو یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ خالدہ بیگم اس کی ساس اسے کس قدر ناپسند کرتی ہیں۔ یہ بات تو اس پر واضح تھی کہ وہ ان کی بھانجی کے بدلے اس گھر میں آئی ہے سوا سے طرح طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا مگر حالات اس قدر خراب ہوں گے اتنی جلدی اس کی ساس اس کی مخالفت پر اتر آئیں گی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اور سوچتی بھی کیسے آزر کی محبتوں نے اسے کبھی منفی سوچنے ہی نہیں دیا تھا۔

آزر اپنی ماں سے بہت محبت کرتا تھا ان کی دی گئی قربانیوں کی بہت قدر کرتا تھا یہاں تک تو سب ٹھیک تھا مگر وہ اپنی ماں کے خلاف ایک لفظ تک نہیں سن سکتا تھا اسے اپنی ماں پر اندھا اعتماد تھا اور یہی بات فریحہ کے لیے پریشانی کا باعث تھی۔ ساس کے دوغلے پن سے وہ سخت پریشان تھی اس پر آئے دن آزر کی خالہ کی آمدان کے اور حرا کے طنزیہ جملے اس کی روح کو اندر تک چھلنی کر جاتے تھے ایسا ہمیشہ آزر کی غیر حاضری میں ہوا کرتا تھا۔ اس کے سامنے تو اس کی ساس فریحہ کا دم بھرتے نہ تھکتی تھیں ان کی چالاکی کے آگے سے اپنی ذہانت اور ماسٹرز ان سوشل سائنس کی ڈگری مٹی میں رلتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ سب جو بھی کرتا تھا اسے خود ہی کرتا تھا۔

❀......❀......❀

آزر سے فریحہ کی ملاقات سوشل سائنس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے منعقد کردہ ایک سیمینار میں ہوئی تھی جس کی میزبانی کے فرائض تھرڈ ائیر کی ہونہار اسٹوڈنٹ فریحہ نبھا رہی تھی۔ آزر اس وقت فائنل ائیر کا اسٹوڈنٹ تھا گو کہ وہ پہلی نظر کی محبت کا قائل نہ تھا اور نہ اسے فریحہ سے پہلی نظر میں محبت ہوگئی تھی مگر وہ اس کی شخصیت سے کافی مرعوب و متاثر ہوا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اگلے ہی دن اس کے روبرو آن پہنچا تھا۔

آزر نہ صرف اپنی کلاس کا بلکہ پورے ڈیپارٹمنٹ کا سب سے ہونہار و قابل اسٹوڈنٹ گردانا جاتا تھا اس کے علاوہ اس کی سماجی سرگرمیاں بھی عروج پر تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ڈیپارٹمنٹ سے ملحقہ تمام لوگوں کے لیے ایک خاص اہمیت کا حامل تھا فریحہ نے بھی دیگر اساتذہ اور اپنی دوستوں سے اس کے قصے سن رکھے تھے مگر آج تک اس کی آزر سے باضابطہ ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ اس نے بارہا اپنے کچھ پراجیکٹس کے لیے آزر سے مدد لینے کا سوچا تھا مگر ہمت نہیں کر پائی تھی اور آج جب وہ اس کے روبرو تھا اس سے اپنا تعارف کرا رہا تھا گزشتہ روز کی اس کی میزبانی کو سراہ رہا تھا تو وہ مسکرائے بنا نہ رہ پائی تھی۔

صفحات: 288

پیش گوئی کا فن

قیمت: 1000

عملی علم نجوم کے اہم رموز ونکات اور تجزیاتی تیکنیک

تحقیق وتحریر: ڈاکٹر سید انور فراز

حصول علم کے لیے ایک نصابی کتاب، ایک گراں قدر تحفہ

بنیادی قوانین، برتھ چارٹ ریڈنگ کے جدید سائنٹیفک اصول۔ زندگی کی کامیابیوں ناکامیوں اور محرومیوں کی نشان دہی۔ ماضی حال ومستقبل، بارہ برجوں کا تجزیاتی مطالعہ مع مثالی برتھ چارٹ

Email: alfarazpk@gmail.com Cell # 0300-2107035

73-C, 11th Comm.St.Ph 2, EXT.D.H.A Karachi

Scanned By Amir

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

دونوں کے مابین تکلف کی دیوار چند ہی ملاقاتوں میں گر گئی تھی پھر اکثر ہی آزر اپنے فارغ اوقات میں فریحہ کو پڑھا دیا کرتا تھا۔ وقت گزرتے دونوں کو اندازہ ہی نہ ہوا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے کس قدر لازم و ملزوم ہو گئے ہیں۔ آزر نے اپنی پڑھائی ختم ہونے کے بعد بھی فریحہ سے رابطہ رکھا تھا۔ دونوں کی زندگی ایک پرسکون ڈگر پر چل رہی تھی مگر بے سکونی کا ایک کنکر ان کی زندگی میں آیا اور ٹھہر گیا۔ ہوا کچھ یوں کہ فریحہ کی پڑھائی ختم ہوتے ہی اس کی ایک دور پرے کی خالہ فریحہ کا رشتہ لے کے آئیں فریحہ کے والد صاحب کا تعلق نجی شعبے سے تھا جہاں ان کی تنخواہ انہیں اس بات کی اجازت نہ دیتی تھی کہ بیٹی کے رشتوں کے لیے خوار ہوتے پھریں سو انہوں نے اس رشتے کو غنیمت جانا اور ضروری چھان بین کرنا شروع کر دی یوں بھی فریحہ کے بعد ان کی ایک اور بیٹی علیزہ تھی جو جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکی تھی انہیں اس کا فرض بھی ادا کرنا تھا۔ فریحہ کی ماں جو اس کی فکر میں ہلکان ہوئی جا رہی تھیں اب اس رشتے پر خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھیں۔ فریحہ کو جب علم ہوا تو اس نے پہلی فرصت میں آزر سے رابطہ کیا ایک دوسرے کے بغیر رہنا انہیں گوارہ نہیں تھا۔ آزر کی محبت سچی تھی اس نے یہ سب سنتے ہی پریشان ہو کے اپنی ماں سے فریحہ کے ہاں رشتہ لے کے جانے پر اصرار کیا تھا وہ خوبرو تھا' پڑھا لکھا تھا اور سب سے بڑھ کر اس کی جاب بھی اچھی تھی۔ اسے اپنی قابلیت پر پورا یقین تھا کہ اسے رد نہ کیا جائے گا مگر خالدہ بیگم نے جیسے ہی یہ سب سنا فوراً آگ بگولہ ہوئی تھیں۔

"آخر تم نے یہ سب کہنے کی ہمت بھی کیسے کر لی آزر! کیا تمہیں نہیں پتا کہ میں تمہارے لیے حرا کا سوچ کے بیٹھی ہوں یہ فیصلہ تو تمہارے بابا کی زندگی میں ہی ہم نے طے کر لیا تھا۔ میں خود کچھ دنوں میں تم سے شادی کی بات کرنے والی تھی' بہتر ہوگا کہ اس قصے کو یہیں ختم کر دو۔" ان کے لہجے سے سفاکیت جھلک رہی تھی۔ آزر کے لیے یہ ساری صورت حال نہایت پریشان کن تھی وہ تو مارے صدمے کے گنگ تھا۔

"امی! میں فریحہ کے بغیر نہیں رہ سکتا اور آپ کو یہ سب پہلے طے کرنا ہی نہیں چاہیے تھا اور حرا سے تو ہرگز نہیں۔ اس تھیسی الٹر ماڈرن اور بدتمیز لڑکیاں مجھے پسند نہیں۔ آپ پلیز خالہ کو صاف منع کر دیں میں قطعی وہاں شادی نہیں کروں گا' اگر آپ فریحہ سے میری شادی کر سکتی ہیں تو ٹھیک ورنہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔" وہ بھی ان ہی کا بیٹا تھا اپنی بات منوانا جانتا تھا۔ غصے سے کہتا وہ باہر نکل گیا پھر اس کی ضد اور بھوک ہڑتال کے آگے خالدہ بیگم کو نہایت بے دلی سے ہار ماننا پڑی تھی بیٹے کی نظر میں وہ سرخرو ہو گئی تھیں۔ ان کا مقام ان کی محبت آزر کے دل میں کئی گنا بڑھ گئی تھی اس بات سے بے خبر کہ وہ فریحہ کے لیے اپنے دل میں کتنا بغض رکھتی ہیں۔

فریحہ کے والدین کے لیے آزر کا رشتہ پہلے رشتے کی نسبت کافی اچھا تھا یوں بھی وہ اپنی ماں کو اپنا ہم راز بنا چکی تھی یوں سادگی سے وہ فریحہ سلطان سے فریحہ آزر بن گئی تھی۔

❁.....❁.....❁

وقت یونہی سبک رفتاری سے گزر رہا تھا نہ آزر کو فریحہ سے روا رکھے جانے والے سلوک کے متعلق کچھ علم تھا نہ ہی ایک سال کا کٹھن عرصہ گزر جانے کے بعد بھی فریحہ نے کبھی کوشش کی تھی آزر کو کچھ بتانے کی۔ دن بہ دن خالدہ بیگم کا رویہ فریحہ کے ساتھ خراب سے خراب تر ہوتا جا رہا تھا مگر ایک وہ تھی کہ اپنے لبوں پر جلد خاموشی کا قفل لگائے سب کچھ سہنے کی عادی تھی۔ وہ خالدہ بیگم کی شکایت کر کے آزر کو کھونا نہیں چاہتی تھی آخر اتنے جتن اتنی کوششوں کے بعد ہی دونوں اس حسین بندھن میں بندھے تھے اس کا گناہ شاید آزر کی پسند ہونا ہی تھا۔ اگر وہ خالدہ بیگم کی پسند ہوتی تو شاید وہ اس کے ساتھ اتنا ہتک آمیز رویہ نہ رکھتیں۔ سب سے بڑھ کر ستم ظریفی اس کے ساتھ یہ ہوئی تھی کہ آزر کو اب تک کوئی اولاد نہ دے سکی تھی جس کا سب سے زیادہ فائدہ خالدہ بیگم اٹھا رہی تھیں۔

آج بھی دوپہر میں وہ ذرا سا آرام کرنے کو لیٹی تھی کہ

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

خالدہ بیگم کی بہن ناصرہ اپنی بیٹی حرا کے ساتھ اس کا رہا سہا سکون بھی برباد کرنے آ بیٹھی تھیں۔

"ارے بہن کب تک یونہی انتظار کرتی رہو گی سب کچھ اللہ کی مرضی پر چھوڑ کے ایک سال تو ہو گیا کیا آزر کبھی باپ نہیں بن سکے گا۔ ہائے میری ہی بچے کے نصیب میں یہ کھونا سکھ لکھا تھا اگر اس کی شادی حرا سے ہی ہو جاتی تو وہ بے چارہ یوں بے اولاد نہ بیٹھا ہوتا۔" وہ چائے ناشتہ کا انتظام کرنے کو اپنے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ کانوں میں سیسہ انڈیلتے جملے اس کے منتظر تھے۔ اسے ناصرہ خالہ سے یہی امید تھی اس نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں' اتفاق سے رمشاء بھی سلائی سینٹر گئی ہوئی تھی ورنہ دونوں بہنیں اور بھانجی اتنی اونچی آواز میں ایسی بات نہ کہتیں۔ رمشاء نسبتاً جذباتی فطرت کی مالک تھی اور اپنی بھابی کی ہمدرد بھی مگر ماں کے رعب و دبدبے کے آگے وہ بے بس ہو کر رہ جاتی تھی۔ فریحہ نے برداشت سے کام لیتے ہوئے سلام کیا اور اپنے کام میں لگ گئی جواباً نہ صرف خالدہ بلکہ ناصرہ نے بھی اسے اتنی سخت نظروں سے گھورا تھا کہ اس نے وہاں سے ہٹنے میں ہی عافیت جانی۔

"ارے میں تو کہتی ہوں کہ کسی بابا وغیرہ سے رابطہ کرو اب تو ان کی دعاؤں سے ہی کچھ ہو سکتا ہے۔" ناصرہ خالہ نے خالدہ بیگم کے قریب کھسکتے ہوئے نسبتاً دھیمے لہجے میں کہا مگر کچن میں کام کرتی فریحہ کی حساس سماعتوں تک ان کی گفتگو کا ایک ایک لفظ پہنچ رہا تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو کیا' کیوں دکھاوں کسی بابا یا عالم کو' نہ بابا نہ میرے پاس اتنا دماغ ہے نہ اتنا پیسہ اور اچھا ہی ہے کہ اس کی ابھی تک کوئی اولاد نہیں اب دیکھنا تم میں کیسے اسے اور آزر کو الگ کرواتی ہوں۔ اولاد کے لیے ہی سہی اب اسے میری بات ماننی پڑے گی۔" حرا کو نہایت محبت سے گلے لگاتے ہوئے انہوں نے ہنس کے اپنی بہن کو نئی راہ دکھائی تھی۔ کپوں میں چائے نکالتی حرا کے ہاتھ بہت بُری طرح کپکپائے تھے اس نے بمشکل اپنے حواسوں کو قابو میں رکھا تھا پھر دھڑکتے دل کے ساتھ ٹرے لے کے باہر آ گئی تھی ایک فیصلہ تھا جو اس کے دل نے ابھی ابھی کیا تھا۔

❁.....❁.....❁

وہ ہمیشہ سے ہی صابر و شاکر رہی تھی' خالدہ بیگم کا ہتک آمیز رویہ بھی وہ برداشت کر سکتی تھی مگر کب تک' ایک نہ ایک دن تو اس کا صبر کا لبریز ہونا ہی تھا۔ وہ بھی آج رب دو جہاں کے آگے شکوہ کناں تھی' اولاد کا طعنہ اس کے حساس دل کو چھلنی کر گیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس میں کوئی خرابی نہیں' یہ تو اللہ کی رضا پر منحصر ہے کہ وہ کسے کب اولاد دے۔ وہ تو اس کی رضا میں راضی تھی مگر بات اب آزر کے کھونے تک آن پہنچی تھی اور وہ کسی صورت اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔

بہت سوچ بچار کے بعد اس نے نہایت عجیب فیصلہ کیا تھا جس کا ذکر کسی سے بھی کرنا اس نے مناسب نہ سمجھا تھا۔

"جب وہ لوگ میرا اور آزر کا رشتہ ختم کرانے کے لیے کسی بابا کا سہارا لے سکتے ہیں تو پھر کیا میں اولاد کے لیے بابا کے پاس نہیں جا سکتی۔ ان کی دعاؤں میں کوئی تو بات ہو گی جو ہزاروں لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔ نہیں میں آزر کو نہیں کھو سکتی' اولاد ہو جائے گی تو آزر کو مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں....." خود کلامی میں وہ نجانے کب سے مصروف تھی نہایت پڑھی لکھی ہو کے بھی وہ کس ڈگر پر چل نکلی تھی۔ اسے خود اندازہ نہیں تھا اپنے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے اپنی دوست اور پڑوسن رضیہ کی مدد لینے کا سوچا تھا وہ جانتی تھی کہ رضیہ کا ان پیر فقیروں پر بڑا بھروسہ ہے سو پہلی فرصت میں وہ رضیہ کے پاس آئی تھی۔

رضیہ اس کی بات سن کر بڑی حیران ہوئی تھی۔

"فریحہ باجی! آپ تو اتنی پڑھی لکھی ہو مجھے نہیں پتا تھا آپ بھی ان سب پر بھروسہ کرتی ہو آپ کو تو ڈاکٹروں پر بھروسہ ہے خیر جی آپ پریشان نہ ہوں میں کل صبح ہی آپ کو بابا کے پاس لے چلوں گی۔" رضیہ نے اس سے کہا تو فریحہ نے تشکر آمیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا پھر جلدی سے چادر سنبھالتی گھر کی جانب آ گئی' اسے سچ میں خالدہ بیگم سے بہت ڈر لگنے لگا تھا۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

❁.....❁.....❁

"آزر! مجھے آج پانچ ہزار روپے چاہیے۔" چائے پیش کرتے ہوئے اس نے انگلیاں مروڑی تھیں۔ آزر نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا' ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ فریحہ نے اس سے کبھی اتنے پیسے مانگے ہوں۔

"خیریت' کوئی کام تھا کیا' سب ٹھیک تو ہے نہ۔ پیسے تو میں سارے امی کو دے دیتا ہوں تم ان سے جا کے بات کرلو۔" وہ ہمیشہ سے ہی اپنی تنخواہ ماں کے ہاتھ میں لاتھماتا تھا وہی اس گھر کے سیاہ سفید کی مالک تھیں۔ اس کا اور فریحہ کا خرچہ بھی وہی دیتی تھیں اس نے اپنی دانست میں اسے صحیح مشورہ دیا تھا۔ خالدہ بیگم سے مانگنے کے خیال سے ہی اس کی روح فنا ہونے لگی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ بات کی کھال نکالیں گی وہ پیسے کیوں مانگ رہی ہے اس بات کی تو وہ کسی کو بھی خبر نہیں دینا چاہتی تھی۔

وہ بہانہ کرکے رضیہ کے ساتھ بابا کے پاس گئی تھی جنہوں نے فیس کے نام پر اس سے رقم کا تقاضہ کیا تھا۔ اس لیے وہ آزر کے سامنے سراپا سوال تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس بات کی کسی کو خبر ہو۔

"کیا ہوا' پریشان کیوں ہو؟ امی سے جا کے لے لو۔" اسے ابھی تک اسی پوزیشن میں کھڑا دیکھ کے اس نے کہا۔

"کچھ نہیں' میں بات کرلوں گی' آپ چائے پئیں۔" کچھ سوچتے ہوئے اس نے کہا پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئی پیسے کہاں سے لانے ہیں یہ اس نے سوچ لیا تھا۔

❁.....❁

خالدہ بیگم نے آج پھر اس کے جانے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا یہ بات اس کے لیے حیرت کا باعث تھی۔ کہاں تو وہ ہر بات پر اس کو ٹوکتی تھیں اور کہاں اب اکیلے جانے پر اعتراض تک نہیں کیا۔ جو بھی تھا وہ فی الحال خوش تھی کہ انہوں نے کچھ نہیں کہا' اس وقت اس کے لیے صرف اپنا کام ہی ضروری تھا۔ قریبی جیولرز کے ہاں جا کے اس نے اپنی سونے کی وہ بالیاں بیچی تھیں جو آزر نے اسے شادی کی سالگرہ پر تحفے میں دی تھیں۔ لمحہ بھر کو اس کا دل کانپا تھا مگر

نظم

تنہائی کی طویل رات
اور اک تیرا ساتھ
مجھے جب بھی موسم ڈستے ہیں
تو درد کی بہتی ناؤ میں
تیری یاد کا آنچل
مجھ پر سایہ کرتا ہے
کہ میری مایوسیوں کا تریاق بھی
تم ہی تو ہو.....!

مونا شاہ قریشی.....کبیر والہ

پھر آزر کا ساتھ اور اولاد کی چاہت نے اسے سنبھال لیا تھا۔

آج وہ رضیہ کے ساتھ نہیں گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس نے جس طرح پیسوں کا انتظام کیا ہے یہ بات کسی کو معلوم ہو۔ پیسے پرس میں رکھ کے اس نے سکھ کا سانس لیا تھا پھر رکشہ کرکے وہ بابا کی جانب آ گئی تھی جہاں وہ اس رقم کی عوض ان سے حصول اولاد کے لیے تعویز لینے والی تھی۔

رضیہ کی باتیں سن کر اسے بابا کی کرامات کا کچھ کچھ یقین ہو چلا تھا بس اب اس کی ایک ہی دعا تھی کہ ان کا دیا تعویز اثر کر جائے اور وہ ماں بن جائے۔ کافی دیر بعد اس کا نمبر آیا تھا کچھ دیر بابا نے اپنے علم کا چرچہ کیا پھر اس سے پانچ ہزار لے کر اسے ایک چھوٹا سا تعویز پکڑا دیا۔

"بابا یہ اثر تو کرے گا نا؟" وہ اب بھی شش و پنج میں مبتلا تھی۔

"اگر یقین نہیں ہے تو لاؤ دے دو واپس اور رکھو پیسے۔" بابا بھی فوراً جلال میں آ گئے تھے۔

"نہیں نہیں' ایسی بات نہیں میں نے ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔" اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا مبادا وہ بابا کہیں سچ میں اس سے وہ تعویز نہ لے لیں۔ اس نے جلدی سے وہ تعویز اپنے پرس میں رکھا پھر چادر لپیٹ کے باہر آ گئی مگر جیسے ہی اس نے اپنے قدم کمرے سے باہر رکھے تھے سامنے کھڑے آزر کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہونے لگی تھی۔ آزر نے نہایت غصے اور وحشت سے اس کی جانب دیکھا پھر

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہایت بے دردی سے اس کا ہاتھ پکڑ کے گاڑی تک لے آیا تھا۔ پورا راستہ اس نے فریحہ سے کوئی بات نہیں کی تھی اس کی چپ فریحہ کو مزید ہولا رہی تھی۔ گھر پہنچتے ہی وہ اسے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔

”آزر پلیز میری بات تو سنیں......“ اس نے کمزور لہجے میں اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی۔

”کیا سنوں میں... بولو کیا...... تم جانتی ہو کہ میں کب سے تمہارا پیچھا کر رہا ہوں جب سے تم اس جیولرز کی دکان میں وہ بالیاں بیچنے گئی تھیں وہ تو اتفاق سے میری گاڑی خراب ہوگئی تھی تو مجھے وہاں رکنا پڑا ورنہ تمہارا یہ روپ مجھے کبھی پتا نہیں چلتا۔ میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ تم میری دی ہوئی بالیاں یوں بیچ دو گی۔ تمہیں غلط کام کے لیے پیسے چاہیے تھے اس لیے تمہاری ہمت نہیں ہوئی امی سے پیسے مانگنے کی۔“ اس کی آنکھوں میں شدید وحشت تھی فریحہ کو اس کے غصے سے خوف آنے لگا تھا۔

”آزر پلیز میں تو صرف وہاں آپ کے لیے گئی تھی تاکہ ہمیں کوئی الگ نہ کر سکے آپ نہیں جانتے کہ امی ہمیں الگ کرنا چاہتی ہیں۔“ اس کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔

”جسٹ شٹ اپ فریحہ! اپنے جال میں امی کو مت گھسیٹو اگر تمہیں میری محبت پر بھروسہ ہوتا تو تم ان تعویز گنڈوں کا استعمال کبھی نہ کرتیں۔ تم نے تو مجھے ہی جھٹلا دیا' بہتر ہوگا یہاں سے چلی جاؤ۔ میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اب۔“ آزر کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رکا تھا پھر اپنی بات کہہ کے وہ وہاں سے چلا گیا تھا اور شاید اس کی زندگی سے بھی۔ وہ بت بنی کھڑی کی کھڑی وہاں رہ گئی تھی۔ پھر وہ بھی وہاں رکی نہیں اپنا سامان باندھ کے میکے چلی آئی تھی ایک عیزہ ہی تھی جو اس کی ہمدرد تھی امی تو اس سے خفا تھیں ساری سچائی جاننے کے بعد کہ آخر وہ کیوں چپ رہی اس نے شروع سے ہی آزر کو خالدہ بیگم کی سچائی کیوں نہ بتائی اور آخر اسے ضرورت ہی کیا تھا ان نام نہاد باباؤں پر بھروسہ کرنے کی مگر اس کے لبوں پر صرف خاموشی تھی۔

❁......❁......❁

وصال و ہجر میں
یا خواب سے محروم آنکھوں میں
کسی عہد رفاقت میں
کہ تنہائی کے جنگل میں
خیال خال و خد کی روشنی کے گہرے بادل میں
چمکتی دھوپ میں یا پھر
کسی بے ابر سائے میں
کہیں بارش میں بھیگے جسم و جاں کے نثر پاروں میں
کہیں ہونٹوں پہ شعروں کی مہکتی آبشاروں میں
چراغوں سے سجی شاموں میں
یا بے نور راتوں میں
سحر ہو رو نما جیسے کہیں باتوں ہی باتوں میں
کوئی لپٹا ہوا ہو جس طرح
صندل کی خوشبو میں
کہیں پر تتلیوں کے رنگ تصویریں بناتے ہوں
کہیں پر جگنوؤں کی مٹھیوں میں روشنی خود کو چھپاتی ہو
کہیں ایسا ہی منظر ہو
کہیں ایسا ہی موسم ہو
تیرے سارے حوالوں کو
تیری ساری مثالوں کو
محبت یاد رکھتی ہے......!

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے نظم ٹائپ کر کے آزر کو سینڈ کی تھی آج سات اپریل تھی آج اس کی سالگرہ اسے شدت سے آزر کی یاد آ رہی تھی آج اسے میکے آئے ایک ماہ ہو گیا تھا اور اس ایک ماہ میں آزر نے پلٹ کے اس کی خبر تک نہ لی تھی۔ وہ اس سے کس قدر خفا ہے وہ اندازہ کر سکتی تھی مگر وہ اس سے اب مزید دور نہیں رہ سکتی تھی اس لیے اس نے خود آزر کو میسج کیا تھا مگر کافی دیر بعد تک کوئی ریپلائی نہ پا کے اس کا دل ڈوبنے لگا تھا اس نے تھک ہار کے آنکھیں موند لی تھیں۔

❁......❁......❁

”اب اور کتنا انتظار کراؤ گی خالدہ! اب تو ہمارے پلان کے مطابق فریحہ بھی آزر کی زندگی سے جا چکی ہے ایک

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مہینہ ہوگیا آزر نے اس کی طرف پلٹ کے نہیں دیکھا آخر اب تو تم حرا اور آزر کی شادی کی بات طے کرلو۔" ناصرہ خالہ ان کے قریب بیٹھ کے سرگوشیوں میں مصروف تھیں سو ان کی آواز دھیمی ضرور تھی مگر اتنی دھیمی نہیں کہ ان کے کمرے کی طرف آتے آزر کو نہ سنائی دیتی وہ چونک گیا تھا سو دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہوکے تفصیل جاننا ضروری سمجھا۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے ناصرہ! ابھی ذرا آزر کو سنبھلنے تو دو ابھی تک وہ کھویا کھویا رہتا ہے۔ تمہاری بات کو مانتے ہوئے جب ہم نے مل کے سب کیا' فریحہ کو یہاں سے نکالا تو کیا شادی نہیں کروں گی وہ تو بھلا ہو تمہارا جو تم نے مجھے اتنا اچھا پلان بتایا وہ تو تھی ہی بے وقوف' ہمارے طعنوں میں آگئی اور اولاد کے لیے بابا کے پاس گئی۔ لے دے کے رضیہ ہی اس کی دوست تھی محلے میں سو اسے بھی ہم نے اپنے مقصد میں شامل کرلیا ویسے بھی وہ بے چاری غریب تھی چند پیسے دے دیئے کام کردیا ساری رپورٹ ہمیں دی اور تو اور جب وہ بابا کے ہاں جانے کے لیے نکلی تو میں نے جان بوجھ کو آزر کو کام سے بلالیا تاکہ وہ راستے میں اسے دیکھ لے اور اس کا پیچھا کرے بس پھر وہ وہی سمجھا جو ہم اسے دکھانا چاہتے تھے۔ رہی سہی کسر میں نے پوری کردی' فریحہ کے خلاف اس کے کان بھر کے۔" سفاکیت سے بھرپور اس کی ماں کا لہجہ اس کے پیروں سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھا اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ نجانے کیا کچھ کیا ہوگا انہوں نے فریحہ کے ساتھ اور وہ بے چاری! اکیلے ہی سہتی رہی۔ خالدہ بیگم اور بھی کچھ کہہ رہی تھیں مگر اس سے آگے سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

"بس بہت ہوگیا امی..... میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ اس حد تک گرجائیں گی۔" وہ تقریباً چیختے ہوئے اندر داخل ہوا تھا خالدہ تو خالدہ ناصرہ خالہ بھی دھک سے رہ گئی تھیں۔ انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ آزر سب سن چکا ہے۔

"آزر بیٹا! کیا ہوگیا تم غلط سمجھ رہے ہو۔" انہوں نے مکاری سے بات پلٹنی چاہی۔

"غلط تو میں نے فریحہ کو سمجھا تھا مگر اب نہیں میں آج ہی جا کر اس سے معافی مانگوں گا۔ آپ نے ایک بار بھی میری خوشیوں کے بارے میں نہیں سوچا آخر آپ کیوں نہیں سمجھ پائیں کہ میرا پیار فریحہ ہے حرا نہیں۔" اس کے لہجے میں غم و غصے کی لہر تھی خالدہ بیگم کو شدت سے اپنی کوتاہیوں کا احساس ہوا کہ اپنی سفاکیت میں انہوں نے اپنے بیٹے کو کھودیا۔

"آزر بیٹا...... پلیز سنو تو......" وہ کمرے سے نکلا تو وہ چیختے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی مگر وہ سنی ان سنی کرتے ہوئے گھر سے نکل گیا تھا۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے تو اسے فریحہ کا میسج ملا تھا اس کا دل شدت سے اسے یاد کررہا تھا کتنا بے حس ہوگیا تھا وہ کہ اپنی متاعِ حیات کی سالگرہ بھی بھلا بیٹھا تھا۔ جواب تک نہیں دیا تھا اسے پچھتاوا ہی پچھتاوا تھا۔ اس نے شدت سے ان لمحوں کو کوسا تھا جن میں اس نے فریحہ کو خود سے دور کیا تھا۔

❁......❁......❁

گردشِ ماہ و سال میں
چاہے بکھر جائیں کسی حال میں
تمہیں بھول نہ پائے
جدا نہ کرپائے.....
تمہارا وجود خود سے
تمہاری یاد......
تمہارا ساتھ
اپنے وجدان سے
تو......

نوائے جانِ جاں
ہم بھول کے ساری رنجشیں
تمہیں دل سے سالگرہ مبارک کہتے ہیں
کہ تمہاری زندگی کا ہر اک پل.....
ہر اک لمحہ......
میری زندگی کے ساتھ جڑا رہے
یہ بندھن یونہی رواں دواں رہے (آمین)

مدھم و مخصوص محبتیں لٹاتا لہجہ یقیناً اس کے ہم راز و ہم

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نشین آزر کا ہی تھا اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تو اسے یہ سب اپنا وہم ہی لگا آخر کو صبح سے وہ آزر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی اور کب سے کمرے میں اندھیرا کیے آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی اپنی یہ سال گرہ اب تک کی بدترین سال گرہ لگ رہی تھی اسے۔

"اب کیا یونہی دیکھتی رہو گی اپنے عزیز از جان شوہر کا استقبال نہیں کرو گی؟" اسے اب تک یونہی حیران سا لیٹے دیکھ کے آزر نے محبت سے کہا۔

"آزر آپ..... آپ سچ میں....." خوشی کے مارے اس کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے وہ تو اب تک اسے اپنا وہم ہی سمجھ رہی تھی۔

"آزر آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ....." نہ سلام نہ دعا نہ ہی کوئی حال احوال پوچھا بس وہ اسی بات کو لیے بیٹھ گئی۔

"ہاں میری جان معاف تو شاید میں بھی خود کو نہ کر پاؤں کہ تم پر شک کیا تمہیں غلط سمجھا۔ تم وہاں کیا کچھ نہیں برداشت کر رہی تھیں مجھے رمشہ نے سب بتا دیا۔" اس نے نہایت عقیدت سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"کیا..... آپ کو سب پتا چل گیا....." فریحہ کی حیرت بجا تھا۔

"ہاں اور تمہیں پتا ہے تمہیں اس گھر سے نکالنا امی اور خالہ کا پلان تھا انہوں نے جان بوجھ کے بار بار تمہیں اولاد کے طعنے دیئے جان بوجھ کر بابا کا ذکر کیا تاکہ تم وہاں جاؤ اور تو اور وہ رضیہ بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ وہ امی اور خالہ کے بتائے گئے بابا کے پاس تمہیں لے کے گئی امی کو تمہاری ساری رپورٹ دی اور مجھے جان بوجھ کے وہ سب دکھا کے تم سے الگ کر دیا۔" اس کے لہجے میں ماں کے لیے تاسف تھا۔ فریحہ ساری صورت حال سن کے شاک رہ گئی۔

"میں نہیں جانتی تھی آزر کے امی مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہیں آپ پلیز ان سے ناراض نہ ہوں۔ میری خاطر انہیں معاف کر دیں۔" وہ اب بھی نہیں چاہتی تھی کہ آزر خالدہ بیگم سے خفا رہے کتنا بڑا ظرف تھا اس کا۔

"تمہارے لیے تو سب کچھ کر سکتا ہوں فریحہ! امی کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے میں ان کی ذمہ داریاں تو پوری اٹھاؤں گا لیکن دل سے معاف نہیں کر پاؤں گا۔ تم بہت اچھی ہو میری جان لیکن تمہاری غلطی اتنی ہے کہ تم ان کی باتوں میں آ گئیں اگر وہ تمہیں طعنے دے رہی تھیں تو تمہیں بتانا چاہیے تھا۔ تمہیں بابا کے بجائے اللہ پر یقین رکھنا چاہیے تھا کیا تمہیں یقین نہیں تھا کہ میں ہر حال میں تمہارا ساتھ دوں گا اولاد ہو نہ ہو یہ تو اللہ کی دین ہے اس میں تمہاری کیا غلطی بس یہی خطا ہے تمہاری۔" اس کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے بے اختیار کہا۔

"مجھے معاف کر دیں آزر!" اس کے کندھے پر سر ٹکا کے اس نے اپنی تمام تر محبتیں اسے سونپ دی تھیں۔

"آہم..... آہم..... کیا آج ہی ساری باتیں کر لیں گے کھانا تیار ہو گیا ہے آ بھی جائیں باہر۔" علیزہ نے اچانک انٹری دے کے ان کے رومانس کا ستیاناس کر دیا تھا۔

"کیا یار تم بھی غلط ٹائم پر آئی ہو۔" آزر نے شرارت سے کان کھجائے تو علیزہ نے محبت سے اپنے بہنوئی اور بہن کو دیکھا اور شدت سے خدا سے ان کے دائمی ساتھ کی دعا مانگی لی۔ علیزہ کے ساتھ ساتھ آزر اور فریحہ کی ہنسی بھی بے ساختہ تھی۔ خوشیوں سے بھرپور دونوں نے ایک دوسرے کو محبت سے دیکھا پھر ساتھ ساتھ قدم بڑھا دیئے دونوں کی محبتوں کے کنول اور چاہتوں کے گلاب محبتوں کے جنون میں کھو گئے تھے۔

Scanned By Amir
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY